اسکرین سے ان کی تصاویر کو غائب کرنے کی جو کوششیں ہمارے سامنے ہیں، ان کا مقابلہ کیا جائے۔

پس لادینیت پسند اور سیکولرذہنیت زدہ شاعری کے بڑھتے ہوئے طوفان کی موجوں سے پہلی ٹکر لینے کے لیے طالب الہاشمی نے "ذکر جمیل" کا تازہ ایڈیشن پیش کرکے تاریخِ شاعری کے قافلے کو رہزنوں کے سحر سے بچا لیا ہے۔

جناب حفیظ الرحمٰن احسن کی تقدیم بھی قابلِ تحسین ہے۔

اظہارِ حقیقت | از جناب رئیس الدین طہور جعفری۔ ناشر: نیرنگِ خیال پبلیکیشنز، لیاقت روڈ راولپنڈی۔ سفید کاغذ پر ۱۹۲ صفحات، مجلد مع گردپوش، قیمت: ۵۰/- روپے۔

اسی مصنف کی کہانیوں کا ایک مجموعہ پہلے بھی ان اوراق میں متعارف کرایا جا چکا ہے۔ اب دوسرا مجموعہ اظہارِ حقیقت سامنے ہے۔ جعفری صاحب کی رفتار خاصی تیز ہے۔

داستان کے دور میں کہانی اس لیے پُراسرار ہوتی تھی کہ اس میں جن پریوں کا بیان بھی ہوتا تھا، جادو کے کرشمے بھی سامنے آتے اور کچھ انسانی زندگی کی حقیقتیں بھی مصنوعی کرداروں کے بہروپ اور ماجراتی تسلسلِ واقعات کی آڑ لے کر اپنا اظہار کر لیتیں۔ ہمارے دور میں وہ اس لیے پُراسرار بلکہ ناقابلِ فہم بن گئی ہیں کہ وہ اشاریت و علامتیت کی راہ سے ابہام تک جا پہنچی ہے، بلکہ کبھی کبھی تو یوں لگتا ہے کہ ادب میں قلندروں کی شطحیات گھس آئی ہیں۔ جدید کہانی کے حیرت کدے سے تو خاص خاص ادبی دماغ لطف اندوز ہوتے ہیں ___ اوسط درجے کا ایک تعلیم یافتہ نوجوان مصروفیات کی زنجیروں میں گرفتار، معاش کی تنگی سے دوچار، اپنے خوابوں کی کچلی ہوئی دنیا کے سامنے چند منٹ میں کوئی ایسی قابلِ فہم واقعاتی کہانی پڑھنا چاہتا ہے، جس کے کردار اس کے اپنے اردگرد پائے جاتے ہوں۔ سنجیدہ اور کاوش طلب مطالعہ و تحریر سے تھک کر کچھ لمحے خود مجھ پر بھی ایسے آتے ہیں کہ میں اس طرح کا سادہ فکشن پڑھنا چاہتا ہوں، چاہے وہ سفرنامے میں ملے یا شکار اور جاسوسی کی کسی کہانی کی شکل میں۔